ARI ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE

ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

March 2024

صفحہ 2
امریکی سیاست دان ویپنگ مصنوعات پر اختلافات کا شکار

صفحہ 3
فلیورڈ ویپ پر پابندی، لوگ سگریٹ نوشی کرنے پر مجبور

صفحہ 4
تمباکونوشی ترک کرنے کے لیے طبی سہولیات بنیادی انسانی حق کے طور پر فراہم کی جائیں۔اے آر آئی
پاکستان تمباکو کے استعمال میں دنیا کا ساتواں بڑا ملک بن گیا

مینتھول سگریٹ پر پابندی حل نہیں، مزید اقدامات اٹھائے جائیں

تحریر: کلیپ ڈگلس

امریکی ادارہ برائے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ مینتھول سگریٹ پر پابندی عائد کر کے اس نے تمباکونوشی پر قابو پانے کے لیے اب تک کا سب سے بڑا اقدم اٹھالیا ہے۔اگر دیکھا جائے تو بات ایسی نہیں ہے کیوں کہ مینتھول سگریٹ استعمال کرنے والے وہ افراد جو تمباکونوشی ترک کرنا چاہتے ہیں، انہیں اس سلسلے میں مدد نہیں ملی تو زندگیاں بچانے کی توقعات پوری نہیں ہوسکیں گی۔

ایف ڈی اے کی جانب سے سن2022 میں جو مجوزہ تجاویز سامنے آئیں، ان کے تحت مینتھول سگریٹ اور ہر قسم کے فلیورڈ سگار کی فروخت پر پابندی عائد ہو جائے گی۔ان ضوابط کا مقصد تمباکونوشی سے ہونے والی اموات میں کمی اور صحت میں بہتری لانا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ایف ڈی اے نے ایک تحقیق کا حوالہ دیا جو میں اور میرے کئی ساتھیوں نے سن2021 میں شائع کی تھی۔ اس تحقیق میں ماڈلنگ کا سائنسی طریقہ اپنایا گیا تا کہ یہ بات متعین ہو سکے کہ تمباکونوشی کی روک تھام کی سہولیات اور خدمات کو یقینی بنایا جائے اور مینتھول سگریٹ پر پابندی عائد کی جائے تو سن2060 تک650,000اموات پر قابو پا جاسکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس اور ایف ڈی اے نے اس سال کے شروع میں بتایا کہ انہوں نے اس ماہ مینتھول سگریٹ پر پابندی عائد کرنے کو حتمی شکل دینے کا پلان ترتیب دے دیا ہے۔

مینتھول سگریٹ میں پودینے کا ذائقہ شامل ہوتا ہے جو سکون بخش ہوتا ہے۔سائنسدانوں کے مطابق یہ ذائقہ جسم میں سگریٹ کا دھواں داخل کرنے کے سخت اور کڑوے عمل کو آسان بناتا ہے۔اس وقت صرف فلیور کے حامل اور بغیر دھوئیں کے یہی سگریٹ ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔امریکہ میں سگریٹ کی مارکیٹ میں اس کا حصہ ایک تہائی سے زیادہ ہے۔مینتھول سگریٹ، سیاہ فام تمباکونوشوں میں زیادہ مقبول ہیں۔ یہ ان مصنوعات کے استعمال کے سبب غیر متناسب طور پر سنگین نوعیت کی بیماریوں اور قبل وقت اموات کا شکار ہیں۔کینیڈا پہلے ہی مینتھول سگریٹ پر پابندی عائد کر چکا ہے، یعنی مینتھول سگریٹ کے لیے قواعد وضوابط بنانے سے لاکھوں افراد کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔

مگر دوسری طرف اہم بات یہ ہے اور ہماری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ مینتھول سگریٹ استعمال کرنے والے افراد بشمول مینتھول فلیور ای سگریٹ کے ایسی مصنوعات استعمال کر سکتے ہیں جو تمباکونوشی ترک کرنے میں ان کی مدد کریں۔ایف ڈی اے کے مجوزہ قواعد وضوابط کو دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے مگر ادارے نے ابھی تک ایک بھی بغیر دھوئیں و فلیور کے حامل ای سگریٹ کے استعمال کی منظوری نہیں دی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایف ڈی اے نے اس پہلو سے ہماری تحقیق کو نظر انداز کیا جس سے مینتھول سگریٹ پر پابندی عائد کرنے سے وابستہ توقعات بری طرح متاثر ہوں گی۔ میں اور میرے کچھ ساتھیوں نے گزشتہ برس اگست میں ایف ڈی اے کے مجوزہ قانون پر اپنی آراء میں اس اہم پہلو کو نظر انداز کرنے کا ذکر کیا تھا۔ہمیں اس بات کا خدشہ ہے کہ کم نقصان دہ متبادل مصنوعات کے استعمال کی اجازت نہ دینے سے مینتھول سگریٹ استعمال کرنے والے افراد پابندی کے بعد ریگولر سگریٹ پر منتقل ہو جائیں گے۔ یہ سیاہ فام آبادی، کم تعلیم یافتہ، کم آمدن والے لاکھوں افراد، ٹرانسجینڈر و جنسی اعتبار سے دیگر مختلف افراد کی کمیونٹی، موجودہ اور سابق فوجیوں یا دماغی صحت کے شکار اور نقصان پہنچنے کے باوجود بھی تمباکونوشی کرنے والے افراد کے ساتھ سماجی ناانصافی ہو گی۔ ان لوگوں میں تمباکونوشی کی شرح نسبتاً زیادہ ہے۔

ایف ڈی اے کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمباکو کی ان مصنوعات کی اجازت دے جسے وہ صحت عامہ کے لیے مناسب سمجھے۔اسے اس قابل ہونا چاہیے کہ متبادل، کم نقصان دہ نکوٹین مصنوعات کے لیے اس طرح قواعد وضوابط بنائے جن سے ان تمباکونوشوں کی مدد ہو سکے جو تمباکونوشی ترک کرنا چاہتے ہیں، نوجوانوں اور ایسے افراد کو ان کے استعمال سے محفوظ رکھے جنہوں نے کبھی بھی سگریٹ نوشی نہیں کی۔ یہ دونوں اہداف ایف ڈی اے کے مشن کے مطابق ہیں کہ لوگوں کو تمباکونوشی سے ہونے والی بیماریوں

اوراموات سے بچایا جائے۔

ای سگریٹ سمیت کم نقصان دہ نکوٹین مصنوعات کے لیے ایف ڈی اے کے قواعد وضوابط میں نوجوانوں کوترجیح بنایا گیا ہے مگران بالغ تمباکونوشوں کونظرانداز کیا گیا ہے جوتمباکونوشی کے خطرات کوکم کرنے ،لمبی اوربہتر زندگی کے لیے نئے آپشن استعمال کررہے ہیں۔اب تک ایف ڈی اے نے ہر مینتھول فلیورای سگریٹ کی فروخت کے لیے منظوری کومسترد کیا ہے اوراس کا جواز یہ پیش کیا ہے کہ نوجوانوں میں اس کے استعمال کے خطرات بہت زیادہ ہیں جبکہ بالغ تمباکونوشوں کے لیے ان مصنوعات کےفوائد معلوم نہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے کیوں کہ ایف ڈی اے نے اپنے موقف کے لیے ہماری تحقیق سے مخصوص طریقے سے استفادہ کیا ہے۔رواں برس بڑے میٹا انالسس سے پتا چلا ہے کہ تمباکونوشی ترک کرنے میں ای سگریٹ،نکوٹین ریپلیسمنٹ تھراپی سے زیادہ کارآمد ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ای سگریٹ فائدہ مند ہیں۔اس کے علاوہ ییل یونی ورسٹی حالیہ تحقیق میں تجویز کرتی ہے کہ صرف تمباکوفلیور کی ای سگریٹ دستیاب ہوں تو نکوٹین استعمال کرنے والے بالغ تمباکونوش،سگریٹ ہی پیئں گے۔

ایف ڈی اے کے پاس موقع ہے کہ وہ اس پروڈکٹ پر پابندی عائد کرکے تاریخ بنائے مگر یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ اگرتمباکونوشی ترک کرنے کے خواہشمند افراد کی مدد نہیں کی گئی تو اس پابندی سے ادارے کے اہداف حاصل نہیں ہوسکیں گے ۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نکوٹین ریپلیسمنٹ تھراپیز (این آر ٹیز)تمباکونوشی ترک کرنے کے محفوظ طریقے ہیں مگر یہ بیشتر افراد کے لیے مؤثر نہیں۔ اس سے اموات مزید بڑھ جائیں گی اورمعاشرے کے پسماندہ افرادزیادہ شکارہوں گے۔

جس طرح بچے نکوٹین کی لت سے بچنے کے لیے بہتر وسائل یا خدمات وسہولیات کے مستحق ہیں اسی طرح تمباکونوشی ترک کرنے کے خواہشمند افراد بھی مستحق ہیں۔اس وقت ایف ڈی اے نے صرف بچوں کے تحفظ کواپنی ترجیح بنارکھا ہے اوراس کا نتیجہ بڑے پیمانے پرسماجی ناانصافی کی صورت میں نکلے گا۔

https://www.smokefreeworld.org/we-need-more-than
-a-ban-on-menthol-cigarettes-to-curb-smoking-rates/

امریکی سیاست دان ویپنگ مصنوعات پر اختلافات کا شکار

امریکی نوجوانوں کوویپنگ کے استعمال سے بچانے کے لیے سرگرم سینیٹروں نے بڑے سٹوروں سے ویپنگ کی غیرقانونی مصنوعات فروخت نہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بدقسمتی سے ان سینیٹروں نے نوجوانوں اوربالغ افراد کےای سگریٹ کے استعمال سے متعلق اعدادوشمار کونظرانداز کردیا ہے حالانکہ یہ اعدادوشمار ظاہرکرتے ہیں کہ نوجوانوں میں ویپنگ کے استعمال میں کمی آئی ہے جبکہ بالغ افراد کی بڑھتی تعدادتمباکو سے بچاؤکے لیے ویپ پرانحصارکرتی ہے۔

درحقیقت یہ سینیٹرجن ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں وہاں نوجوانوں میں ویپنگ کے استعمال میں کمی آئی ہے جبکہ بالغ افرادمیں اس کے استعمال کی شرح میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔اس سے ظاہرہوتا ہے کہ بالغ افرادکوتمباکو سے جڑے نقصانات سے بچانے پرتوجہ دینے کی ضرورت ہے۔سینیٹروں نے ویپنگ کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے مگر وہ نوجوانوں میں ویپنگ کے استعمال میں کمی کی حقیقت کوجھٹلانے میں ناکام ہیں۔اس کے باوجودان کی یہ جنگ تمباکو سے پاک متبادل مصنوعات کے متلاشی بالغ افراد کے لیے ویپنگ مصنوعات تک رسائی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

دوسری طرف رچرڈ ہڈسن کی سربراہی میں 70 ریپبلکنز کے ایک گروپ نے صدر جو بائیڈن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کے ذریعے تمباکو سے پاک مصنوعات کے استعمال کی منظوری کا عمل تیز کرنے میں کرداراداکریں تاکہ تمباکونوشی ترک کی کوشش کرنے والے تمباکونوش ان آپشنز سے بھی استفادہ کرسکیں۔

انہوں نے اس بات پرزوردیا ہے کہ ایف ڈی اے کی جانب سے ان مصنوعات کی منظوری دینے میں تاخیر سے امریکی تمباکونوشوں کے پاس سگریٹ نوشی ترک کرنے کے محدود آپشن رہ جاتے ہیں جبکہ اس سے چین جیسے ممالک سے آنے والی نکوٹین کی حامل غیرقانونی مصنوعات کے استعمال میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ان مارکیٹوں کی تیارکردہ مصنوعات کاہدف عمومی طورپرنوجوان ہوتے ہیں۔ریپبلیکنز کی جانب سے لکھے گئے خط میں اس نکتے کواجاگرکیا گیا ہے کہ سائنسی شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ تمباکو سے پاک مصنوعات تمباکونوشی ترک کرنے میں سگریٹ نوشوں کے لیے کارآمد ہیں۔

ایف ڈی نے 2016 میں ویپنگ مصنوعات کے لیے قواعدوضوابط بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔آج تک ویپنگ کی صرف 23 مصنوعات کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے جبکہ ہزاروں مصنوعات ایسی ہیں جو ابھی قواعد وضوابط کے دائرے سے باہر ہیں۔ 2009 سے آج تک 26 ملین درخواستوں کے باوجودنکوٹین کی حامل صرف 50 مصنوعات کے استعمال کی منظوری دی گئی ہے۔ان میں بھی دس سے کم مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔دوسری طرف اسی عرصہ کے دوران ایف ڈی اے نے تمباکو کی ایسی ہزاروں مصنوعات کے استعمال کی منظوری دی ہے جن میں تمباکو کا سلگنا شامل ہوتا ہے حالانکہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ویپنگ کے مقابلے میں ان مصنوعات سے بڑے خطرات منسلک ہیں۔دیکھا جائے تو مصنوعات کی منظوری کے سلسلے میں فرق روا رکھنا دراصل اس سارے عمل کومذاق بنادینا ہے۔

قانون سازادارے کے اراکین نے انتظامیہ پرزوردیا ہے کہ وہ ایف ڈی اے کوہدایت کرے کہ وہ سائنسی بنیادوں پرتمباکو سے پاک مصنوعات کی منظوری کے لیے بھیجی گئی درخواستوں کا ذمہ داری کے ساتھ جائزہ لے۔انہوں نے کم عمرافراد کے لیے ان مصنوعات کے خطرے کی حقیقت کوتسلیم کرتے ہوئے اس بات پرزوردیا ہے کہ تمباکونوشی ترک کرنے میں کارآمد ثابت ہونے والی مصنوعات تک رسائی روکنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔

صدر بائیڈن کے نام خط سینیٹ میں اکثریتی لیڈر چک شمر کی جانب سے زین جیسی نکوٹین پاؤچز کے لیے سخت قواعد وضوابط بنانے کے مطالبے کے بعد لکھا گیا ہے۔ جس پر 58 اراکین نے دستخط کیے ہیں۔اس خط سے قدامات پسند قانون سازوں کوصحت عامہ میں بہتری لانے میں ان مصنوعات کی افادیت کے حق میں بولنے کی تحریک ملی۔

ہڈسن نے متبادل مصنوعات کی منظوری میں تاخیرکرنے پرایف ڈی اے کوتنقید کا نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے تمباکونوشی ترک کرنے کے لیے امریکیوں کومزید بہتر سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت پربھی زوردیا ہے۔بائیڈن انتظامیہ کی حکمت عملی کے تحت مینتھول سگریٹ کے استعمال پرپابندی عائد ہوناتھی مگر فیصلے پرعمل درآمد کےفقدان اورمینتھول سگریٹ کی غیرقانونی فروخت کی وجہ سے یہ معاملہ تنقید کی نذرہوگیا۔

متعدد مطالعات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ویپنگ مصنوعات تمباکوکوجلانے سے چھٹکارادلاتی ہیں کیوں کہ یہ نکوٹین کے حصول کے محفوظ متبادل ہیں۔ کچھ مغربی ممالک اورصحت کے بڑے گروپ بھی ان مصنوعات کے استعمال کی حمایت کرتے ہیں۔دوسری طرف وفاقی سطح پر ویپنگ مصنوعات کے لیے سخت قواعدوضوابط بنائے گئے ہیں اوران کے خلاف مہم بھی چلائی جارہی ہے جس سے سگریٹ کی فروخت میں اضافے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔یہ پالیسی سازوں کے لیے مناسب وقت ہے کہ وہ نقصان میں کمی (ہارم ریڈکشن) کوترجیح بنائیں اورمحفوظ متبادل مصنوعات تک رسائی روکنے کی بجائے تمباکونوشی ترک کرنے میں لوگوں کی مدد کریں۔یہ متبادل مصنوعات تمباکونوشوں کی زندگیاں بچاسکتی ہیں۔

https://www.vapingpost.com/2024/03/19/the-u-s-remains-politically-divided-on-vaping-products-with-democrats-and-republicans-pushing-in-different-directions/?fbclid=IwZXh0bgNhZW0CMTEAAR14ZWVDg2NxE0k-CcGNz1zxSpcsFKEwjX9kIBDvQWI8TxdEK932ZOuyy-8_aem_AaDTMImIv4EyJU3s3b8N6BXW0pS-IHW u92Vks0ykIIz6177hyJY4JyH_4ON46JKd4e9H26gYwz5ZeTnsJ

فلیورڈ ویپ پر پابندی، لوگ سگریٹ نوشی کرنے پر مجبور

آئرلینڈ میں ریڈسی ریسرچ اینڈ مارکیٹنگ کی جانب سے ہونے والی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر پانچ میں سے ایک سابقہ تمباکو نوش ویپنگ پر منتقل ہونے کے بعد سمجھتا ہے کہ فلیورڈ ویپ پر پابندی عائد ہونے کی صورت میں زیادہ امکان یہی ہے کہ وہ دوبارہ سگریٹ نوشی پر منتقل ہوجائیں گے۔ تحقیق کے مطابق 75 فیصد شرکاء کا کہنا ہے کہ ان کے خیال میں ویپ پر پابندی عائد کرنے سے نوجوانوں میں سگریٹ نوشی کی شرح بڑھنے کا خدشہ ہے۔

آئرلینڈ میں گزشتہ برس دسمبر تک اٹھارہ سال سے کم عمر افراد کو ویپ فروخت کرنے پر پابندی عائد تھی۔ اس پابندی کے باوجود استعمال ہونے والے ذائقوں پر پابندی لگائی جارہی ہے جس کی ریسپیکٹ ویپرز کے نام سے ایک گروپ نے حمایت بھی کی ہے۔ یہ گروپ ویپنگ کو تمباکو نوشی ترک کرنے کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے۔ سروے کے مطابق ویپ کرنے والے 90 فیصد افراد سمجھتے ہیں کہ ذائقوں پر پابندی سے ان مصنوعات کی غیر قانونی مارکیٹ بڑھ جائے گی۔ ماہرین بھی اس کی حمایت کرتے ہیں جبکہ جہاں جہاں ان مصنوعات پر پابندی عائد ہے وہاں کے اعدادوشمار سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پابندی عائد کرنے سے ان مصنوعات کی بلیک مارکیٹ کے حجم میں اضافہ ہوا ہے۔

تحقیق کے مطابق سروے کے جواب دہندگان میں سے تقریباً پچاس فیصد کا کہنا ہے کہ آئرلینڈ میں ویپ پر پابندی عائد ہوئی تو وہ اسے بیرون ملک سے منگوائیں گے جبکہ 71 فیصد سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں لوگ تمباکو نوشی ترک کرنے کے لیے ویپنگ کی طرف کم ہی جائیں گے۔ دریں اثناء 37 فیصد جواب دہندگان کا خیال ہے کہ وہ ویپ کی ایسی مصنوعات پر پابندی عائد کرنے کی حمایت کریں گے جو بچوں کو استعمال پر راغب کرتی ہیں۔ ان میں ڈیزرٹ فلیورز، کینڈی یا مشروب اور انرجی ڈرنک کے قسم کی مصنوعات شامل ہیں۔

سابقہ مطالعوں کے نتائج کی طرح اس سروے میں بھی ویپ کرنے والے افراد کی اکثریت سمجھتی ہے کہ فلیورز کی مدد سے انہیں تمباکو نوشی ترک کرنے میں مدد ملی ہے۔ ویپ کرنے والے ہر پانچ افراد میں سے ایک کا کہنا ہے کہ فلیورز پر پابندی لگی تو وہ دوبارہ سگریٹ نوشی پر منتقل ہوجائیں گے جبکہ ایک ہی وقت میں ویپنگ اور سگریٹ نوشی کرنے والوں میں سے دو تہائی افراد کا کہنا ہے کہ وہ صرف سگریٹ نوشی کرنے تک محدود ہوجائیں گے۔ دوسری طرف سابقہ تمباکو نوشوں کے ایک سروے میں شامل 98 فیصد نے تمباکو نوشی ترک کرنے کی کوششوں میں ویپنگ کو کارآمد قرار دیا ہے جبکہ 85 فیصد نے کہا کہ ویپنگ پر منتقل ہونے کی مدد سے ان کے سگریٹ پینے کی تعداد میں کمی آئی ہے۔

ڈاکٹر کولن مینڈیلسن معالج اور ترک تمباکو نوشی کے ماہر ہیں۔ انہوں نے فلیورڈ ویپ پر پابندی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فلیورڈ ویپ بھی تمباکو نوشی ترک کرنے میں کارآمد ہیں۔ یہ ان سابقہ تمباکو نوش افراد کے لیے زیادہ مددگار ہیں جو فوری طور پر تمباکو کا استعمال ترک کرنے کی بجائے آہستہ آہستہ اس کا استعمال ترک کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے ویپنگ پر منتقل ہونے والے بہت سے تمباکو نوشوں کو دیکھا ہے جنہوں نے ابتدا میں تمباکو کے ذائقے کا استعمال کیا کیوں کہ یہ سگریٹ نوشی کی طرح لگتا ہے مگر ان میں سے زیادہ تر بعد میں دوسرے ذائقوں پر منتقل ہوئے۔ یہ دوسرے ذائقے زیادہ پرلطف ہیں جن کی مدد سے انہیں تمباکو نوشی کی کم ہی یاد آتی ہے۔ انہوں نے کہا فلیور کی فراہمی کا تمباکو نوشی ترک کرنے کی زیادہ شرح کے ساتھ گہرا تعلق ہے کیوں کہ بعض افراد کے لیے یہ ذائقے سگریٹ نوشی سے ویپنگ پر منتقل ہونے کا اہم ذریعہ ہیں۔ تمباکو نوشی ترک کرنے کی بڑھتی شرح کی وجہ بھی یہی فلیور ہیں۔ یہ لطف کا ذریعہ ہیں اور ان کی مدد سے لوگوں کا دوبارہ سگریٹ نوشی پر جانے کے امکانات بھی کم ہوتے ہیں۔ فلیور پر پابندی سے نوجوانوں اور بالغ افراد میں تمباکو نوشی بڑھے گی، ان مصنوعات کی غیر قانونی مارکیٹ بھی بڑھے گی اور کچھ لوگ گھروں میں فلیور بنانے کی کوشش کریں گے۔ دیکھا جائے تو فلیور اہم ہیں اور ایک مناسب مقدار کے ساتھ یہ استعمال کے لیے دستیاب ہونے چاہیئں۔ البتہ ڈریگن وومٹ کی طرح کے فلیور پر پابندی عائد ہونی چاہیے جس پر نوجوانوں کو راغب کرنے کے لیے فلیور کے نام کے ساتھ اس کے اجزاء کی تفصیل لکھنے، تصویر لگانے اور پیکیجنگ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اتنا کچھ ذکر کرنے کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فلیورڈ ویپ پر پابندی عائد کی جائے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب اس سے زیادہ پیچیدہ ہے جتنا کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں۔ ٹوبیکو ہارم ریڈکشن کے ماہر ڈیوڈ سویز نے بھی اسی خدشے کا اظہار کیا کہ ان مصنوعات پر پابندی عائد کرنے کے ممکنہ خطرات ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا فلیورڈ ویپ پر پابندی عائد کرنے جیسے کسی اقدام کے بارے میں ایسی حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے کہ اس کے ڈرامائی نتائج سامنے آئیں گے اور لوگوں کو تمباکو نوشی ترک کرنے پر آمادہ کرکے اہداف آسانی کے ساتھ حاصل کیے جاسکیں گے۔ تمباکو نوشی ترک کرنے والے افراد کی راہ میں کھڑی کی جانے والی رکاوٹوں کا جائزہ لینا چاہیے کہ آیا ان کا نتیجہ مزید قبل از وقت اموات کی صورت میں تو نہیں نکلے گا۔

اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ نوجوانوں کا سگریٹ پر منتقل ہونے کا خطرہ کتنا ہے، مستقل تمباکو نوشی کی وجہ سے والدین، دادا دادی اور نانا نانی کا بچھڑ جانا یا معذور ہوجانا اور نوجوانوں کا غیر ضروری طور پر سیکنڈ ہینڈ سموک کا شکار ہوجانا، گھروں میں آگ لگ جانا اور سگریٹ خریدنے کی وجہ سے گھر میں معاشی تنگی ہونا، ان سب پہلوؤں کا جائزہ لینا چاہیے۔

کچھ مطالعات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ایسے اقدامات غیر مؤثر ہوتے ہیں۔ سن 2020 میں فلوریڈا کی اسمبلی نے ویپ کے فلیورز پر پابندی عائد کرنے کے لیے ایک بل پاس کیا تاہم صحت عامہ کے ماہرین کی جانب سے اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا جس کی وجہ سے اس بل کو مسترد کردیا گیا۔ ان ماہرین نے موقف اپنایا کہ یہ بل نہ صرف ویپنگ کی صنعت کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے گا بلکہ اس سے وہ تمباکو نوش بھی محفوظ متبادل مصنوعات استعمال کرنے سے محروم ہوجائیں گے جن کے لیے تمباکو نوشی ترک کرنا مشکل عمل ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے افراد کم نقصان دہ مصنوعات پر منتقل نہیں ہوسکیں گے۔ گورنر ڈی سینٹس نے اپنے ویڈیو پیغام میں یہ بات تفصیل سے کی تھی کہ اگرچہ اس بل کا مقصد ابتدائی طور پر تمباکو خریدنے کے لیے قانونی عمر 21 سال تک بڑھانا تھی۔ اس میں تمباکو سے پاک ویپنگ کے ان فلیور کا استعمال بھی ممنوع قرار دے گیا جسے فلیوریڈا کے باشندے سگریٹ کے مقابلے میں محفوظ متبادل مصنوعات کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اعدادوشمار سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ گورنر نے صحیح فیصلہ کیا۔ وہ سابقہ تمباکو نوش جو فلیور ویپ پر منتقل ہونا چاہتے ہیں، ان میں تمباکو نوشی ترک کرنے کا امکان زیادہ ہے۔ تحقیق کے مطابق فلوریڈا میں نوجوانوں میں ویپنگ کے استعمال میں کمی آرہی ہے جبکہ بیشتر تمباکو نوش، نکوٹین ریپلیسمنٹ تھراپی و دیگر ذریعوں کے مقابلے میں ویپنگ کی مدد سے سگریٹ نوشی ترک کررہے ہیں۔ ییل سکول آف پبلک ہیلتھ کی جانب سے ہونے والی ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ویپنگ کرنے والے وہ بالغ افراد جو فلیور استعمال کرتے ہیں، ان میں تمباکو نوشی ترک کرنے کا زیادہ امکان ہے۔ سویز نے کہا نوجوان ہمارے لیے اہم ہیں ان کے تحفظ و بہبود کی پالیسیاں عجلت میں نہیں بلکہ کافی غوروخوض کے بعد بنی چاہیئں۔

https://www.vapingpost.com/2024/03/26/more-data-indicating-the-negative-consequences-of-vape-flavour-bans/?fbclid=IwZXh0bgNhZW0CMTEAAR38dEbT-Me6ZsTxOaE5yc64Qkpc1ovBU4yn8HZprY4g5bwYhWQumqQYJb0_aem_AaB-9TvWnwBShFr09nRC0TtPSMKmIe7f1MWj2e1Y4ApfxNzP7ffSYUFkVaZoDNU3p2Z-I8Kfv-_aCCc9ocACo6Z9

تمباکو نوشی ترک کرنے کے لیے طبی سہولیات بنیادی انسانی حق کے طور پر فراہم کی جائیں۔ اے آر آئی

اسلام آباد: آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) اور اس کی ممبر تنظیموں نے وفاقی وصوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تمباکو نوشی کو ترک کرنے کے لیے خدمات اور طبی سہولیات بنیادی انسانی حق کے طور پر فراہم کی جائیں اور کم نقصان دہ متبادل تمباکو کی مصنوعات کے لئے مناسب قواعد وضوابط بنائیں۔ یہ اقدامات اگلے دس برسوں میں پاکستان کو تمباکو سے پاک ملک بنا سکتے ہیں۔

اپنے ایک بیان میں اے آر آئی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر ارشد علی سید نے کہا کہ نئی وفاقی وصوبائی حکومتیں تشکیل پا چکی ہیں لہذا تمباکو نوشی کی روک تھام ان کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

انہوں نے کہا تمباکو سے پاک ملک کے حصول کی کوششوں میں صوبائی حکومتوں کا کردار نہایت اہم ہے کیوں کہ اٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد صحت کے معاملات صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ اس لیے تمباکو نوشی پر قابو پانے کے لیے صوبائی حکومتوں کا کردار انتہائی اہم ہے۔

انہوں نے کہا کہ تمباکو نوشی پر قابو پانے کے لیے صوبائی اسمبلیوں میں قانون سازی ہونی چاہیے۔ تمباکو نوشی کی ممانعت کے لئے 2002 کے آرڈیننس کے علاوہ پاکستان میں تمباکو نوشی کی روک تھام کے لئے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سائنس اور تحقیق نے تمباکو نوشی کی روک تھام کی نئی راہیں کھول دی ہیں مگر بدقسمتی سے پاکستان میں اس پیش رفت سے ٹوبیکو کنٹرول کی پالیسیوں میں استفادہ نہیں کیا جا سکا۔

ارشد علی سید نے کہا کہ نئی وفاقی وصوبائی حکومتوں کو چاہئے کہ بنیادی انسانی حق کے طور پر تمباکو نوشی ترک کرنے والی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ اس سے ان تمباکو نوشوں کو ان خدمات تک رسائی حاصل ہو سکے گی جو تمباکو نوشی ترک کرنے سے قاصر ہیں۔

انہوں نے کہا کم نقصان دہ تمباکو کی مصنوعات، تمباکو نوشی کی روک تھام کے لئے ترقی یافتہ ممالک کی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سویڈن دنیا کا پہلا تمباکو نوشی سے پاک ملک بننے جا رہا ہے۔

جس ملک میں تمباکو نوشی کی شرح 5 فیصد سے کم ہو جائے تو اسے تمباکو سے پاک ملک قرار دیا جاتا ہے۔ سویڈن یہ ہدف حاصل کرنے والا پہلا ملک بن جائے گا کیوں کہ وہاں گزشتہ 15 برسوں میں تمباکو نوشی کی شرح 15.6 فیصد سے کم ہو کر 5.6 فیصد رہ گئی ہے۔

سویڈن میں کے تمباکو سے پاک منزل کی جانب سفر میں ایک اہم عنصر نکوٹین پاؤچز اور سنوس کا استعمال ہے۔

انہوں نے کہا گو کہ پاکستان میں کم نقصان دہ تمباکو کی مصنوعات قانونی طور پر درآمد کی جاتی ہیں مگر ان کے استعمال کے لئے قواعد وضوابط موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وفاقی وصوبائی حکومتیں ان مصنوعات سے منسلک خطرے کے تناسب سے ان کے لئے قواعد وضوابط بنائیں تا کہ تمباکو سے پاک پاکستان کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

پاکستان تمباکو کے استعمال میں دنیا کا ساتواں بڑا ملک بن گیا

پاکستان کا شمار تمباکو استعمال کرنے والے بڑے ممالک میں ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان تمباکو نوشوں کی تعداد کے لحاظ سے دنیا کا ساتواں اور مشرقی بحیرہ روم کا پہلا بڑا ملک ہے۔

یہ اعداد وشمار اسلام آباد میں ماہرین نے صحافیوں سے بات چیت کے دوران شیئر کئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں تمباکو کا استعمال بڑھ رہا ہے اور گزشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں بھی تمباکو کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا تمباکو کی صنعت سے زیادہ منافع کمانے کے باوجود ملک کو آمدن اور صحت پر ہونے والے اخراجات سے اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان ایک سال میں سگریٹ کی ساٹھ ارب سٹکس بناتا ہے۔ اس کے برعکس فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سات سالوں کے دوران اس صنعت سے ٹیکس وصولی کے اہداف حاصل نہیں ہو سکے۔ گزشتہ سات سالوں کے دوران ہونے والے متعدد تحقیقی مطالعوں سے جن میں سے ایک تحقیق سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (ایس ڈی پی آئی) کی بھی شامل ہے، میں اس نقصان کا تخمینہ 567 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

عالمی ادارہ صحت تمباکو پر ٹیکس کی پالیسیوں کو سگریٹ کی کمپنیوں کے مفادات سے بچانے پر زور دیتا ہے تا کہ صحت عامہ کے تحفظ کے لیے اقدامات اٹھانے، ان پر عمل درآمد کرنے اور ان کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنایا جا سکے تاہم پاکستان میں ایسا نہ ہو سکا۔

تحقیق میں اس بات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے کہ کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک نے تمباکو نوشی کے استعمال میں کمی لانے اور حکومت کی آمدن بڑھانے کے لیے سگریٹ پر زیادہ ٹیکس عائد کیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان آج تک صحت عامہ کی بہتری کے لیے سگریٹ پر ٹیکس عائد کرنے یا سگریٹ کی قیمت کے تعین کے لیے کوئی واضح حکمت عملی نہیں بنا سکا۔

انہوں نے کہا پاکستان نے ٹوبیکو کنٹرول کے لیے سن 2004 میں عالمی ادارہ صحت کی جانب سے تشکیل دیے گئے فریم ورک کنونشن (ایف سی ٹی سی) پر دستخط بھی کئے ہیں۔ پاکستان کی توثیق کو دو عشرے ہو چکے ہیں مگر آج بھی ملک میں سگریٹ کی صنعت فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جس سے ایک طرف صنعت سے آمدن میں نقصان اور دوسری طرف صحت کے کمزور نظام پر تمباکو نوشی سے ہونے والی بیماریوں اور اموات کا اضافی بوجھ پڑتا ہے۔ یہ تمباکو نوشی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی ناکامی ہے۔

https://www.brecorder.com/news/40293495?fbclid=IwZXh0bgNhZW0CMTEAA
R2EJFf7TeUEDSx9DQe0xw2bYvhStU61IHIN40iL8-ehd84Hg8c
maFFCcuo_aem_AaDtBRQ8ycVvxJBHVhCGRKYJu87tOcC0cf6iUTaeW
e4DxwbYpwb0UfOiLFfPERjC0PIWgn-Z6fF2eJTHK4uhHj46

آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹو پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کا قیام 2018 میں عمل میں آیا۔
فاونڈیشن فار سموک فری ورلڈ کے تعاون سے آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹو نے 2019 میں تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس کے جدید حل کو فروغ دینے کے لیے پاکستان الائنس فار نکوٹین اینڈ ٹوبیکو ہارم ریڈکشن قائم کیا۔

To know more about us, please visit: www.aripk.com and www.panthr.org

Follow us on www.facebook.com/ari.panthr/ | https://twitter.com/ARI_PANTHR | https://instagram.com/ari.panthr

Islamabad, Pakistan Email: info@aripk.com